CS (MAIN) Exam:2016

M–ESC–D–URD

URDU

PAPER—II

(LITERATURE)

Time Allowed : Three Hours

Maximum Marks : 250

QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions

There are EIGHT questions divided in two Sections.

Candidate has to attempt FIVE questions in all.

Question Nos. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, THREE are to be attempted choosing at least ONE question from each Section.

The number of marks carried by a question/part is indicated against it.

Answers must be written in URDU.

Word limit in questions, if specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in chronological order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

اردو

پرچہ—II

(لٹریچر)

کل مارکس : 250

مقررہ : 3 گھنٹے

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

اس پرچے میں آٹھ سوالات پوچھے جا رہے ہیں جو دو حصوں میں منقسم ہیں۔

امیدوار کو کل پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال **1** اور **5** لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے تین کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصہ سے کم از کم ایک سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصہ کے نمبر اس کے سامنے درج کر دیے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں اردو میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگا دی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جواب کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کر دیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

SECTION—A

1۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے اور ان کے لسانی محاسن اور ادبی خصوصیات کا بھی جائزہ لیجیے۔

ہر اقتباس کی تشریح تقریباً ایک سو پچاس (150) لفظوں پر مشتمل ہو : 10×5=50

[A]

باپ کو آگ میں حوالے کرنے سے پہلے مدن ارتھی پر پڑے ہوئے جسم کے سامنے ڈنڈوت کے انداز میں لیٹ گیا۔ یہ اس کا اپنے جنم داتا کو آخری پرنام تھا، تس پر بھی وہ رو نہیں رہا تھا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر ماتم میں شریک ہونے والے رشتہ دار محلّہ والے سن سے رہ گئے۔ پھر ہندو رواج کے مطابق سب سے بڑا بیٹا ہونے کی حیثیت سے مدن کو چِتا جلانی پڑی۔ جلتی ہوئی کھوپڑی میں کپال کرپا کی لاٹھی مارنی پڑی ... ۔ عورتیں باہر سے شمشان کے کنویں پر سے نہا کر لوٹ چکی تھیں۔ جب مدن گھر پہنچا تو وہ کانپ رہا تھا۔ دھرتی ماں نے تھوڑی دیر کے لیے جو طاقت اپنے بیٹے کو دی تھی، رات میں گھر آنے پر پھر سے ہول میں ڈھل گئی ... ۔ اسے کوئی سہارا چاہیے تھا، کسی ایسے جذبے کا سہارا جو موت سے بھی بڑا ہو۔ اس وقت دھرتی ماں کی بیٹی جنک دلاری اندو نے کسی گھڑے میں سے پیدا ہو کر اس رام کو اپنی بانہوں میں لے لیا ... ۔ اتنا بڑا دکھ مدن کو لے ڈوبا۔

[B]

پھر جب سخت گھبراتا ہوں اور تنگ آتا ہوں تو یہ مصرعہ پڑھ کے چپ ہو جاتا ہوں :

”اے مرگ ناگہاں! تجھے کیا انتظار ہے“

یہ کوئی نہ سمجھے کہ میں اپنی بے رونقی اور تباہی کے غم میں مرتا ہوں۔ جو دکھ مجھ کو ہے اس کا بیان تو معلوم! مگر اس بیان کی طرف اشارہ کرتا ہوں : انگریز کی قوم میں سے جو اِن رو سیاہ کالوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے اُن میں کوئی

میرا امیدگاہ تھا اور کوئی میرا شفیق اور کوئی میرا دوست ، کچھ شاگرد ، کچھ معشوق ، سو وہ سب کے سب خاک میں مل گئے۔ ایک عزیز کا ماتم کتنا سخت ہوتا ہے۔ جو اتنے عزیزوں کا ماتم دار ہو اس کو زیست کیوں کر نہ دشوار ہو ، ہائے اتنے یار مرے کہ جو اب میں مروں گا تو میرا کوئی رونے والا بھی نہ ہوگا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

[C]

برس دن کے عرصے میں ہرج مرج کھینچتا ہوا شہر نیم روز میں جا پہنچا۔ جتنے وہاں کے آدمی ہزاری اور بزاری نظر پڑے سیاہ پوش تھے۔ جیسا احوال سنا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کئی دنوں کے بعد چاند رات ہوئی ، پہلی تاریخ کو سارے لوگ اس شہر کے چھوٹے بڑے ، لڑکے بالے ، امرا ، بادشاہ ، عورت مرد ایک میدان میں جمع ہوئے۔ میں بھی اپنی حالت میں حیران سرگرداں اس کثرت کے ساتھ اپنے مال مِلک سے جدا فقیر کی صورت بنا ہوا کھڑا دیکھتا تھا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ اتنے میں جوان گاؤ سوار منہ میں کف بھرے جوش و خروش کرتا ہوا جنگل سے باہر نکلا۔ یہ عاجز جو اتنی محنت کر کے اس کے احوال دریافت کرنے خاطر گیا تھا ، دیکھتے ہی اسے حواسِ باختہ ہو کر حیران کھڑا رہ گیا۔

[D]

قید خانے کی چار دیواری کے اندر بھی سورج ہر روز چمکتا ہے اور چاندنی راتوں نے کبھی قیدی اور غیر قیدی میں امتیاز نہیں کیا۔ اندھیری راتوں میں جب آسمان کی قندیلیں روشن ہو جاتی ہیں تو وہ صرف قید خانے کے باہر نہیں چمکتیں ، اسیرانِ قید و حصن کو بھی اپنی جلوہ فروشیوں کا پیام بھیجتی رہی ہیں۔ صبح جب طباشیر بکھیرتی ہوئی آئے گی اور شام جب شفق کی گل گوں چادریں پھیلانے لگے گی تو صرف عشرت سراؤں کے دریچوں ہی سے اُن کا نظارہ نہیں کیا جائے گا ، قید خانے کے روزنوں سے لگی ہوئی نگاہیں بھی انھیں دیکھ لیا کریں گی۔ فطرت نے انسان کی طرح کبھی یہ نہیں کیا کہ کسی کو شادکام رکھے ، کسی کو محروم کر دے۔

گوبر ذرا بھی ناخوش نہ ہوا ، کسی طرح کی خفگی اس کے چہرے پر نہ تھی ، عقیدت سے بولا : '' اس میں پاپ کی تو کوئی بات نہیں دادا ! ہاں رام سیوک کے روپیے ادا کر دینا چاہیے ، اور تم کرتے کیا؟ میں کسی لائق نہیں ، تمہاری کھیتی میں اُپج نہیں ، اُدھار کہیں مل نہیں سکتا ، مہینے بھر کے لیے بھی گھر میں اناج نہیں۔ ایسی حالت میں تم کر ہی کیا سکتے تھے؟ کھیت نہ بچاتے تو رہتے کہاں؟ جب آدمی کا کوئی بس نہیں چلتا تو اپنے کو بھاگ ہی پر چھوڑ دیتا ہے ، نہ جانے یہ دھاندلی کب تک چلتی رہے گی۔ جسے پیٹ کی روٹی میسر نہیں اس کے لیے آبرو اور مرجادا سب ڈھونگ ہے۔ اوروں کی طرح تم نے بھی دوسروں کا گلا دبایا ہوتا ، اُن کا روپیہ مارا ہوتا تو تم بھی بھلے مانس ہوتے۔ تم نے کبھی دھرم کو نہیں چھوڑا ، یہ اسی کا دنڈ ہے۔

2. (a) '' گئودان ہر اعتبار سے ایک شاہکار ناول ہے۔ اس کا مرکزی کردار ہوری محض ایک کسان نہیں ، یہ ہندوستانی دیہات کی روح ہے ، محنت و جفاکشی ، ایثار و قربانی اور خلوص و محبت کا مرقع ہے۔'' 'گئودان' کے حوالے سے اس اجمال کی تفصیل پیش کیجیے۔ 20

(b) اردو کے نثری ادب میں خطوطِ غالب کی انفرادیت اور اہمیت پر روشنی ڈالیے۔ 10

(c) راجندر سنگھ بیدی کے افسانہ 'اپنے دکھ مجھے دے دو' کا تنقیدی تجزیہ کیجیے۔ 20

3. (a) '' نیرنگِ خیال کے زیادہ تر مضامین انگریزی سے ماخوذ یا ترجمہ ہیں ، لیکن آزاد کے اسلوب کی گرمی نے انھیں اُن کی تخلیقی قوت کا مظہر بنا دیا ہے۔'' اس تنقیدی رائے پر تبصرہ کیجیے۔ 20

(b) 'غبارِ خاطر' کی ادبی خصوصیات اور اسلوب نگارش مع امثالِ خطوط پر تبصرہ کیجیے۔ 15

(c) '' میر امن کی 'باغ و بہار' میں روایتی داستان گوئی کا اندازِ بیان عیاں ہے۔'' روایتی اور عصری داستان نگاری کے اہم ادبی اور لسانی محاسن بیان کرتے ہوئے 'باغ و بہار' پر اپنی تفصیلی رائے درج کیجیے۔ 15

4. (a) '' بیدی کے افسانوں میں بڑا تنوع ہے۔ اُن کے مشاہدے اور تجربے میں ایک باطنی ربط ہے اور اسے وہ فنی بصیرت سے یوں ملا دیتے ہیں کہ سارے رنگ الگ الگ رہتے ہوئے بھی ملے جلے لگتے ہیں جیسے قوسِ قزح کے رنگ۔'' اس بیان کی روشنی میں بیدی کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیجیے۔ 20

(b) '' باغ و بہار کی زبان اتنی سادہ نہیں جتنی لگتی ہے ، البتہ اس میں خواہ مخواہ کی رنگینی اور پیچیدگی نہیں ہے۔'' مثالیں دے کر اس قول کی وضاحت کیجیے۔ 15

(c) 'گئودان' کا پلاٹ افسانوی ادب کا نمائندہ پلاٹ قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ دلائل کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر پیش کیجیے۔ 15

SECTION—B

5. مندرجہ ذیل شعری حصوں کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے اور ان کے شعری محاسن پر بھی روشنی ڈالیے۔ ہر اقتباس کی تشریح دیڑھ سو (150) الفاظ پر مشتمل ہوگی : 10×5=50

[A]

کل پانو ایک کاسۂ سر پر جو آگیا
یکسر وہ استخوان شکستوں سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہِ بے خبر
میں بھی کبھو کسو کا سر پُرغرور تھا
تھا وہ تو رشکِ حورِ بہشتی ہمیں میں میر
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنی قصور تھا

[B]

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلّی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ، ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

پرتوِ خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

جراحت تحفہ ، الماس ارمغاں ، داغِ جگر ہدیہ
مبارکباد اسدؔ! غم خوارِ جانِ دردمند آیا

[C]

بجھا جو روزنِ زنداں تو دل یہ سمجھا ہے
کہ تیری مانگ ستاروں سے بھر گئی ہوگی

چمک اٹھے ہیں سلاسل تو ہم نے جانا ہے
کہ اب سحر ترے رُخ پر بکھر گئی ہوگی

غرض تصور شام و سحر میں جیتے ہیں
گرفتِ سایۂ دیوار و در میں جیتے ہیں

[D]

ہوا خیمہ زن کاروانِ بہار
ارم بن گیا دامنِ کوہ سار

گل و نرگس و سوسن و نسترن
شہید ازل لالہ خونیں کفن

جہاں چھپ گیا پردہ رنگ میں
لہو کی ہے گردش رگِ سنگ میں
فضا نیلی نیلی ہوا میں سرور
ٹھہرتے نہیں آشیاں میں طیور
وہ جوئے کہستاں اچکتی ہوئی
اٹکتی لچکتی سرکتی ہوئی
رُکے جب تو سل چیر دیتی ہے یہ
پہاڑوں کے دل چیر دیتی ہے یہ

[E]

خواصوں نے جا شاہ سے عرض کی
کہ شہزادے کی آج یوں ہے خوشی
ارادہ ہے کوٹھے پہ آرام کا
کہ بھایا ہے عالم لبِ بام کا
کہا شہہ نے اب تو گئے دن نکل
اگر یوں ہے مرضی ، تو کیا ہے خلل
پر اتنا ہو اس سے خبردار ہوں
جنھوں نے کی ہے چوکی وہ بیدار ہوں
قضارا وہ دن تھا اسی سال کا
غلط وہم ماضی میں تھا حال کا
سخن مولوی کا یہ سچ ہے قدیم
کہ آگے قضا کے ہو احمق حکیم

6- (a) ''میر کی غزلوں پر قنوطیت چھائی ہوئی ہے۔ وہ زندگی اور عشق دونوں حوصلے ہم سے چھین لیتی ہیں۔'' آپ اس خیال سے کتنا اتفاق رکھتے ہیں؟ تائید یا تردید میں اپنی رائے کا مدلل اظہار کیجیے۔ 20

(b) ''فراق کا مجموعۂ کلام 'گلِ نغمہ' اُن کی شاعری کی بہترین نمائندگی کرتا ہے۔'' اس خیال کی تائید میں فراق کے اشعار کی بنیاد پر اظہارِ خیال کیجیے۔ 20

(c) ''کلامِ فیض عصری موضوعات اور روایتی شاعری کے ادبی اور لسانی محاسن کا مجموعہ ہے۔'' اس قول پر اپنی مدلل رائے سپردِ قلم کیجیے۔ 10

7- (a) رنگ ہو یا خشت و سنگ ، چنگ ہو یا حرف و صوت

معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

اس شعر میں پیش کردہ موضوع پر مفصل بحث کیجیے۔ 20

(b) ''میر حسن کی مثنوی 'سحرالبیان' کو ابدیت عطا کرنے والی چیز اس کا اسلوب ہے۔'' اس تنقیدی تصور کے بارے میں مدلل اظہارِ خیال کیجیے۔ 20

(c) ''معتقد کون نہیں میر کی استادی کا''— اس مصرعے کی روشنی میں میر کے شاعرانہ مرتبے اور اس کی عظمت کو بیان کیجیے۔ 10

8- (a) ''شاعری میرے نزدیک ذات کے اظہار کا نام ہے (اخترالایمان)۔'' اخترالایمان کے اس بیان کا ثبوت 'بنتِ لمحات' کی نمائندہ نظموں کے حوالے سے فراہم کیجیے۔ 20

(b) ''غالب جدید نثر کے موجد تھے اور غزل کے بادشاہ بھی۔'' اس قول سے آپ کہاں تک متفق ہیں؟ اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ 20

(c) ''علامہ اقبال کی نظموں میں اُن کا فکر و فلسفہ غالب ہے۔'' علامہ اقبال کی نظموں سے حوالے دیتے ہوئے اس قول پر اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ 10

★★★